ملفوظات

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی

الکلام الحسن

مکمل

مرتبہ

عارف باللہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن نور اللہ مرقدہ

بانی جامعہ اشرفیہ لاہور

المکتبۃ الاشرفیہ

جامعہ اشرفیہ ○ فیروز پور روڈ لاہور

پاکستان

ہے تجھے شرم نہیں آتی۔

دفع جن کے لئے اذان و وظائف

(احقر نے عرض کیا کہ اگر کسی پر جن کا اثر ہو تو اذان مفید ہوگی یا نہ؟) فرمایا اس کے کان میں کہدے امید ہے کہ فائدہ ہوگا اور یا سورۂ والطارق پڑھ کر دم کردے اور حمل کی حفاظت کے لئے والشمس وضحٰها اجوائن وسیاہ مرچ پر اکتالیس بار پڑھے اور دودھ چھوٹنے تک تھوڑی تھوڑی روزانہ حاملہ کو کھلاوے اور ہر بار والشمس کے ساتھ درود شریف اور بسم اللہ بھی پڑھے۔

(مجلس میں کسی نے بیان کیا جب کسی جن کو دیکھے تو ننگا ہو جاوے اس سے وہ دور ہو جاتا ہے) فرمایا اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا ہے اور خلافِ شرع ہونا ظاہر ہے۔

خواب میں خلافت ملنے کا مفہوم

فرمایا۔ بعض ارواح بھی جو عالم ناسوت سے چلے گئے وہ اذن سے متصرف ہو سکتے ہیں اور کبھی وہ مختلف صورتوں میں متمثل بھی ہو جاتے ہیں اس کی توضیح میں فرمایا کہ حضرت مولانا گنگوہی رح کو ایک معتمد شخص نے خواب میں دیکھا اور حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو مرنے کے بعد خلافت مل گئی ہے۔ میرے ذوق میں اس سے مراد اذنِ تصرف مل جانا ہے کیونکہ خلافت کی غایت یہی تصرف ہے۔ دوسرا واقعہ اور بیان کیا کہ ہمارے وطن کا ایک شخص سرکاری فوج میں ملازم تھا جب کابل میں جنگ ہوئی تو وہ اس میں شریک تھا اس نے بیان کیا کہ ایک معرکہ میں انگریزی افواج کو شکست ہوگئی تو ہم پریشان پھرتے تھے۔ ایک جگہ پہاڑ میں ایک مسجد نظر آئی وہاں پہنچے دیکھا کہ چند آدمی جماعت کی تیاری کر رہے ہیں میں نے اُن کے ساتھ نماز پڑھنا چاہا تو انہوں نے مجھ کو علیحدہ کر دیا اور کہا کہ تم علیحدہ نماز پڑھو ہم شہید ہیں ہم پر نماز فرض نہیں صرف تلذذ کے لئے نماز پڑھتے ہیں اس لئے تمہارا فرض ہمارے ساتھ ادا نہ ہوگا۔ اس شخص نے اُسی سفر کا ایک اور واقعہ بیان کیا کہ ایک جگہ پہنچ کر ایک جنگل میں ایک شخص کو دیکھا کسی چھپر میں مقیم ہے اُس کے پاس ہم نے ٹھہرنا چاہا تو اس نے کہا کہ اگر یہاں رات کو رہو تو رات کو باہر

نہ نکلتا۔ چنانچہ رات کا کچھ حصہ گذرا تو ہم نے دیکھا کہ باہر سے سُور کے بچوں کی آواز آرہی ہے۔ ہم نے باہر نکل کر دیکھا کہ سارے جنگل میں سور ہی سور پھر رہے ہیں ہم یہ منظر دیکھ دیکھ کر پریشان ہوئے اور ڈرے صبح کو اس بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ اسی واسطے تو ہم نے تم کو باہر دیکھنے سے منع کیا تھا۔ انہوں نے کہا اب تو جو ہونا تھا ہو چکا۔ اب بتلا دیجئے یہ کیا بات ہے اس پر اس نے کہا وہ ان لوگوں کی ارواح متمثلہ ہیں جو مسلمانوں کے مقابلہ میں مارے گئے اس سے معلوم ہوا کہ ارواح متمثل ہو کر کبھی اس عالم میں بھی آجاتے ہیں اور اہل بدعت تو تمثل کے ساتھ ان کو مستقل متصرف بھی مانتے ہیں۔ اور پھر دوام کے ساتھ جو دونوں جزوؤں کے اعتبار سے اعتقاد باطل ہے۔ اسی طرح کی ایک دوسری حکایت ہے جو بہت عجیب ہے (اور ہنس کر فرمایا) اور بجز میرے اس کے سب راوی ثقات ہیں۔ اس کے راوی مولانا محمد یعقوب صاحبؒ ہیں انہوں نے اپنے والد مولانا مملوک علی صاحبؒ سے سُنا اور انہوں نے خود صاحب واقعہ سے سُنا اور کچھ آثار اس واقعہ کے خود مشاہدہ بھی فرمائے۔ واقعہ یہ ہے کہ دیوبند میں ایک شخص تھے بیدار بخت لوگ ان کو بیدار بخش کہتے تھے وہ چار بھائی تھے۔ دوؔ ان میں سے سید صاحب کے لشکر میں جہاد کے لئے گئے وہاں جا کر شہید ہو گئے ان میں ایک بیدار بخت تھے اُن کے والد کا بیان ہے کہ ایک روز میں تہجد کے وقت اپنے مردانہ مکان میں اٹھا۔ مکان میں اُسی روز نئی چٹائی کا فرش منگایا گیا تھا اتنے میں یہی بیدار بخت آئے اور کہا کہ سید صاحبؒ اور مولانا شہیدؒ اور ایک جماعت اُن کے ساتھ آرہے ہیں فرش بچھاؤ یہاں تک کہ وہی فرش بچھایا گیا اور یہ سب جماعت آگئی اور بیٹھ گئے اُن کا بیان ہے کہ میں حیران تھا کہ یہ خواب ہے یا بیداری کی حالت ہے۔ ان بیدار بخت کے سر پر رومال بندھا ہوا تھا جو ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر سر پر باندھ لیا تھا۔ میں نے پوچھا کہ سُنا ہے تم شہید ہو گئے اس نے کہا ہاں اسی جگہ میرے تلوار لگی تھی پھر اس نے رومال کھولا اور نصف سر کو ہاتھ میں لے لیا اور کہا یہ زخم ہے باپ نے کہا جلدی سے باندھ دو مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ اس نے اُسی طرح

باندھ لیا لیکن اس کے خون کے چند قطرے فرش پر گرے پھر وہ سب اٹھ کر چلے گئے۔ بیدار بخت کے باپ کا بیان ہے کہ صبح ہوئی مجھ کو بیحد حیرانی تھی کہ یہ کیا خواب تھا یا بیداری تھی مگر فرش جو دیکھا تو اس پر خون کے قطرے گرے ہوئے تھے۔ مولانا مملوک علی صاحب نے یہ واقعہ سُنا اور تحقیق کے لئے دیوبند تشریف لائے۔ اور خود صاحبِ واقعہ سے سُنا اور وہ خون کے قطرے بھی دیکھے۔

لطیفہ غیبیہ سے مُراد

فرمایا۔ لطیفہ غیبیہ سے مراد کوئی عالمِ ملکوت کی جوہری چیز ہوتی ہے خواہ وہ فرشتہ ہو یا کوئی روح ہو یا اللہ تعالیٰ کی اور کوئی مخلوق ہو۔

رسالہ الوسیلہ بینظیر ہے

فرمایا۔ شرک کی حقیقت میں اکثر کوئی جامع مانع عنوان نہیں ملا جو اس حقیقت کو بھی ظاہر کر سکے کہ بت پرست مشرکین میں اور قبر پرستوں میں کوئی فرق کر سکے اس کو میں نے اپنی کتاب "الادراک والتوصل فی الاشراک والتوسل" میں مفصل بیان کیا ہے اور وہ "الہادی" میں طبع بھی ہو چکا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اس میں تو دونوں جماعتیں شریک ہیں کہ کفار مشرکین بھی غیر اللہ کو متصرف بالذات نہیں مانتے بالاذن تصرف کے قائل ہیں اور اہل اسلام قبر پرست بھی یہی کہتے ہیں کہ ارواح طیبہ متصرف بالاذن ہیں متصرف بالذات نہیں لیکن دونوں کے عقیدہ میں یہ فرق ہے کہ کفار مشرکین کے اعتقاد میں تو جس طرح حکومت ظاہری سے کلکٹر کو خاص اختیارات مل جاتے ہیں جزئی احکام میں وہ حکام بالادست سے نہیں پوچھتا بلکہ اسی کلّی اختیار سے خود فیصلہ کر لیتا ہے اسی طرح کفار ان بتوں کو متصرف باذن اللہ تو جانتے ہیں مگر جزئیات میں ان کے تصرف کو باین معنی مستقل مانتے ہیں۔ ان تصرفات میں مشیت خاصہ حق کے محتاج نہیں مستقل ہیں اور قبر پرستوں کے نزدیک سب امور میں وہ صاحبِ قبر مشیت خاصہ کا بھی محتاج ہے مگر یوں کہتے ہیں کہ ان کے چاہنے سے وہ مشیت خاصہ بھی واقع ہو جاتی ہے پس فرق ظاہر ہو گیا اور قبر پرستوں کا یہ عقیدہ بھی ہے سراسر غلط کیونکہ دلیل کے خلاف ہے شرک

نہیں ہے۔

ملائکہ بھی عظمت خوف سے لرزاں ہیں

فرمایا۔ ملائکہ بھی حق تعالیٰ کی عظمت سے ڈرتے ہیں اور لرزاں و ترساں ہیں۔ حالانکہ معصوم ہیں اسی طرح حضرات انبیاء علیہم السلام بھی

تردد دلیل خامی کی ہے

فرمایا۔ وما دعاء الکافرین الا فی ضلال سے عدم اجابت دعاء کافر پر استدلال کرنا جیسا بعض کا قول ہے یہ شبہ سیاق و سباق پر نظر نہ کرنے سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے عذاب آخرت کا ذکر ہے وقال الذین فی النار لخزنۃ جھنم ادعوا ربکم الی قولہ قالوا فادعوا۔ پس کافر جہنم سے نکلنے کی اگر دعا کریں تو وہ دعا قبول نہ ہوگی ورنہ عام طور پر یہ حکم نہیں چنانچہ ابلیس کی دعاء قبول ہونا منصوص ہے۔

عدم اجابت دعا کفار پر استدلال درست نہیں

فرمایا۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ ایک زمانہ میں مطبع مجتبائی میں دس روپے کے مشاہرہ پر کام کرتے تھے۔ جب حضرت حاجی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا کہ حضرت اگر آپ مجھے مشورہ دیں تو ملازمت چھوڑ دوں۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا "مولانا ابھی تو آپ مشورہ ہی لے رہے ہیں۔ مشورہ دلیل ہے تردد کی اور تردد دلیل ہے خامی کی اور خام کو ترک اسباب نہیں چاہیے"۔ یہ جواب وہی دے سکتا ہے جس کے سامنے حقائق پورے طور سے حاضر ہوں۔ اہل درس اپنے ذہن کو ٹٹول کر دیکھ لیں ان سے ہرگز یہ جواب نہ بن سکے گا اور قیامت تک وہ ایسے مقدمات مرتب نہ کرسکیں گے۔

حرام نوکری جلد ترک نہ کرانے میں حکمت

فرمایا۔ بعض مشائخ حرام نوکری کے ترک کا اس لئے مشورہ نہیں دیتے کہ بعض اوقات گناہ کفر کا وقایہ ہو جاتا ہے مگر گناہ کو برا سمجھے۔ گناہ کو چھوڑ کر کفر میں مبتلا نہ ہو جاوے۔

سفر حج میں مالدار اور غریب کا مکالمہ

فرمایا۔ سفر حج میں ایک مالدار اور ایک غریب کا عجیب مکالمہ ہوا۔ غریب کو